

## سوال نمبر ۲: عقیدہ توحید:

توحید کے معنی: "الہ الا اللہ" توحید کے معنی یہ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

لغوی معنی: لفظ توحید کے لغوی معنی ایک ماننا، ایک تسلیم کرنا ہے۔

توحید سے مراد: سب سے پہلے اس بات پر یقین کرنا کہ اللہ ہی پوری کائنات کا مالک ہے اور اللہ کی طاقت میں کوئی بھی شریک نہیں۔ عقیدہ توحید کو سورۃ اخلاص میں بیان کیا گیا ہے۔ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ ایک اور کئی موت و زندگی کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اللہ الہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اُس کے علاوہ باقی ہر چیز فنا ہو جاتی ہیں۔ تو توحید سے مراد ان چاروں صفات میں ایک اللہ کو ماننا اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

## اسلام میں توحید کی اہمیت:

توحید اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ لہذا اسلام توحید کے ارد گرد گھومتا ہے۔ قرآن کی روشنی میں: "اور تمہارا خدا ایک ہے، اس رحمن و رحیم کے سوا کوئی خدا نہیں" (البقرہ: 163)

## حدیث کی روشنی میں:

جس شخص نے کلمہ طیبہ کہا تو اللہ نے اُس پر روزخ کی آگ حرام کر دی۔

## عقیدہ توحید کے تین اقسام:

## ۱- توحید فی الذات:

اس کا مطلب ہے کہ اللہ اپنی ذات میں واحد ایک ہی ہے اور کبھی تقسیم نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے علاوہ اور کوئی دوسرا الہ نہیں۔

گوکہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے" (سورۃ اخلاص)

جان گلوور کی کتاب ہے "کہ اگر ہم اس تیزی سے پھیلتی بیوقوفی، کائنات کے پانچویں

میں رہے تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ پچھنے کوئی ایک ہی خدا ہے۔“

۲۔ **توحید فی الصفات**: اس کا مطلب ہے کہ جو اللہ کی صفات ہے وہ صرف اللہ کی ذات میں ہو سکتی ہے اور کسی میں نہیں جیسے کہ اللہ نے ۹۹ صفاتی نام اللہ نے جو چیز بھی بنائی ہے وہ ایک مکمل حالت میں ہوتی ہے۔ (سورۃ سجدہ: ۶)

۳۔ **توحید فی العبادات**: اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی تمام عبادات خالص اللہ کے لیے ہونی لازمی ہے۔ یعنی کہ جس طرح اللہ اپنی ذات و صفات میں ایک ہے اور اس پر ایمان لازم ہے۔

**شُرک کے معنی**

خدا کے ساتھ کسی کو شامل کرنا شرک کہلاتا ہے۔ یہ بھی اشْرک ہے کہ جو مسلمان ختم نبوی پر شک کرے۔

بقول امام ابن تیمیہ: شرور و کفر کرنا بھی شرک میں شامل ہے۔

**عقدہ توحید کے انفرادی اثرات:**

۱۔ **خوداری اور عزت نفس:**

توحید پر ایمان رکھنے والا خوداری اور عزت نفس کا مالک ہوتا ہے۔ اللہ کو عزت و ذلت چھادینے والا صرف اللہ کی ذات ہے کسی کہ بھی آئے نہ ہوتا ہے پھیلا نا اور سرسبز کنا ہے۔

بقول اقبال: وہ ایک سجدہ جسے توئراں سمجھتا ہے

ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

۲۔ **نیک اور صادق:** توحید پر ایمان رکھنے والا مسلمان ہمیشہ نیک اور

صادق ہوتا ہے۔ انسان ایسے کام کرتا جو اللہ کو پسند آجائے۔ وہ انسان تمہیں  
انگھرت کے بارے میں سوچتا ہے۔

۳ پُر اُمید: توحید پر ایمان رکھنے سے انسان پُر اُمید ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ  
اللہ جو بھی کرتا ہے اس کی مرضی سے خوش ہوتا ہے اور اُسے اللہ کے پر  
کام پر یقین رکھتا ہے اور کبھی بھی اللہ کی ذات سے نہ اُمید نہیں ہوتا  
چاہے۔ انسان کا دل مطمئن ہوتا ہے۔

۴ بہادری کا جذبہ: توحید پر ایمان رکھنے والا نفع و نقصان کا نہیں سوچتا۔  
اللہ کی راہ میں شہید ہونے کا جذبہ اپنی غلامی کے لیے رکھتا ہے۔ انسان پیدا ہوتا  
ہے۔ ”نہ انہیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے“۔ (البقرہ: 262)

۵ عاجزی: توحید پر ایمان رکھنے والا عاجز ہوتا ہے اور اُس میں تکبر نہیں ہوتا۔  
انسان غلامی سے آزاد اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

### عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱- مساوات کا درس: اسلام میں سب مسلمان برابر ہے۔ کسی میں بھی رنگ،  
نسل و غنہ میں کوئی فرق نہیں۔ خطبہ حتر الوداع کے موقع پر حضور نے مساوات  
کے بارے میں فرمایا ”کسی غریب کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی غریب پر اور کسی  
کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوا کہ  
تقویٰ کے“ ”اس نے تمام لوگوں کو ایک روح سے پیدا کیا۔“ (اشاعرہ: ۱)

۲- بھائی چارہ: اسلام میں سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

”قائم مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں“ (سورۃ حجرات)

۳۔ حقوق و فرائض: اسلام نے غیر مسلموں کے حقوق کے بارے میں بتایا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ اللہ حقوق العباد کے بارے میں بھی قرآن میں بیان کرتے ہیں۔

۴۔ معاشرے میں امن: اسلام میں ایمان رکھنے والے لوگ آپس میں پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور باہمی اتفاق ہوتا ہے جس کے نتیجے میں معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔ ”اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا“ (البقرہ ۲۰۵)

۵۔ معاشرے میں انصاف: حزن ہے ایک مسلمان کو معاشرے میں ناانصافی نظر آئے اسے اس کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے اور آواز اٹھانی چاہیے۔ ہر شہری کو معاشرے کے پرچیز میں انصاف ملنا چاہیے۔

خلاصہ بحث:

اوپر بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عاقبتاً توحید کی اہمیت انسانی زندگی کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے انسان کی پوری زندگی سوز جاتی ہے۔

## سوال نمبر ۱: روزہ:

**عزلی معنی:** روزہ کا عزلی معنی ہے صوم اور یہ اسلام کا شہراہم رکن ہے۔  
**لغوی معنی:** صوم کے لغوی معنی ہے کسی کام سے رکنے اسے ترک کرنے اور چپ رہنے کے ہیں۔

**اصطلاحی معنی:** روزہ کے اصطلاحی معنی صلیح حدائق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے پرہیز کو روزہ کہا جاتا ہے جس کے لیے روزہ کی سنت صبح شام ہے۔ ( رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دہل مغفرت، آخری جہنم سے نجات ہے۔

## روزہ کی اہمیت حدیث کی روشنی میں:

- ۱- "پھر جینے کی رکوع ہے اور جسم کی رکوع روزہ ہے۔"
- ۲- "روزہ خاص میرے لیے ہے اور اس کا اجر و ثواب میں دوں گا۔"
- ۳- "روزہ ڈھال ہے۔"
- ۴- "روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری رب سے ملاقات کے وقت۔"

## روزہ کی اہمیت قرآن کی روشنی میں:

- ۱- " رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انا دا گیا۔"
- ۲- " رات تک روزہ پورا کرو۔"

**غز تر و اجم:** رمضان میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے غز تر و اجم ادا کرنا سنت ہے کیونکہ حضور نے یہ غز پڑھی ہے۔

**اعتکاف:** اعتکاف کے معنی ہے کہ انسان صبر پا گھر کے کسی کونے میں

روزے کی حالت میں بیٹھ کر عبادت کرے۔ اعتکاف میں انسان دنیا کے تمام کام چھوڑ کر اور معاشرے سے دور ہو کر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں کیا جاتا ہے۔

## روزہ کے روحانی اثرات:

۱۔ **روح پاک و صاف:** روزہ رکھنے سے ایک مسلمان کی روح پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ وہ انسان بُرائیوں سے دور ہو کر اچھائی کی طرف جاتا ہے۔ وہ مسلمان اللہ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔

۲۔ **تزکیہ نفس:** روزہ رکھنے سے ایک مسلمان کی نفس پاک ہوتی ہے کیونکہ وہ صبح سے چھوگا پیاسا بیٹھتا ہوتا ہے کسی کو بڑی نظر سے نہیں دیکھتا، کسی بُرے کام کے بارے میں نہیں سوچتا۔

۳۔ **اجر عظیم:** روزہ رکھنے سے انسان کو اُس کا اجر و عظیم ملتا ہے کیونکہ روزہ بھی ایک عبادت ہے۔

## روزہ کے اخلاقی اثرات:

۱۔ **مہربان و شکر:** روزہ رکھنے سے انسان اپنی رب کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ انسان میں مہربان پیدا ہوتا ہے۔ مہربان و شکر کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے اور مسلمان کا کردار بہتر ہوتا ہے اور وہ ایک بہتر مسلمان بنتا ہے۔

۲۔ **عاجزی:** روزہ رکھنے سے مسلمان میں عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اُس کو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا قدر محسوس ہوتا ہے اور وہ کبھی بھی غرور و تکبر نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تکر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۳۔ **اچھا کردار:** روزہ رکھنے سے انسان میں اچھا نیاں پیدا ہوتی ہے اور وہ بُرے کاموں سے نکل آتا ہے اور اچھے کاموں کی طرف بڑھتا ہے جس سے اُس کا کردار بھی بہتر ہو جاتا ہے۔

### روزہ کے سماجی اثرات:

۱۔ **مساوات:** روزہ پورے دنیا کے مسلمان رکھتے ہیں چاہے وہ دنیا کے کسی کونے میں ہی کیوں نہ ہو۔ تو پھر دنیا میں سارے مسلمان ایک دوسرے کے برابر ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان میں بھی دوسرے انسان کے ساتھ کسی قسم کا فرق نہیں کیا جائے گا۔ امیر و غریب، کالا اور گورا وغیرہ سب اللہ کے لٹے برابر ہیں۔

۲۔ **بھائی چارہ:** روزہ سب مسلمان رکھتے ہیں تو سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یہ پیغام حضور نے سب صیالون کو دی۔

۳۔ **پندردلی کا جذبہ:** روزہ ایک مسلمان میں پندردلی کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور اُس کے دل میں کسی قسم کی کوئی بات یا کینہ نہیں ہوتا اور وہ سچے دل سے پاک و صاف ہوتا ہے۔

۴ اتحاد و اتفاق: روزہ رکھتے سے مسلمان عبادت و نیکیوں میں لگ جاتے ہیں اور برائیوں، بغض وغیرہ چھوڑ کر آپس میں اتفاق سے رہتے ہیں۔

## سوال نمبر 4: اجماع

اجماع کی معنی: اجماع عربی زبان کا لفظ جمع ہے جو چنانچہ سے بنایا گیا ہے

لغوی معنی: اجماع کے لغوی معنی: اشیاء کو اکٹھا کرنا اور باہم کرنا ہے۔

اصطلاحی معنی: اصطلاحی معنی ہے کہ کسی مذہبی مسئلے پر اتفاق کرنا اجماع کہلاتا ہے۔

بقول امام غزالی: انہوں نے اجماع کی تعریف کچھ یوں کی ہے کہ  
”ہم اس سے حضور کی امت کا خاص طور پر کسی دینی معاملے پر اتفاق کرنا اجماع کہلاتا ہے۔“

## قرآن کی روشنی میں اجماع:

قرآن مجید کے ایک مقام پر فرمایا:

”اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور باہم نا اتفاق نہ کرو۔“ (آل عمران 103)

”اور جس بات میں تم باہم اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے ہی ذمہ ہے۔“ (الشوریٰ: 10)

ان دونوں آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کسی مسئلے پر امت محمد کے لوگ متفق ہوں گے وہ اتفاق برحق رہے گا۔



## حدیث کی روشنی میں اجماع:

حضرت نے فرمایا "اگر آپ کو قرآن و سنت میں کوئی مسئلہ کا حل نہ ملے تو پھر اجماع کریں۔ خدا میری امت کو کبھی کسی غلط بات پر متفق نہیں کرے گا۔"

## اجماع کی اقسام:

### ۱۔ اجماع غیر سکوتی:

اجماع کی اس اقسام سے مراد ہے کہ ایک مسئلے پر تمام لوگ اپنی رائے دے رہے ہوں اور خاموش نہ رہیں۔ یہ رائے الفاظ یا افعال کے ذریعے یا اظہار رائے ہی ہو سکتا ہے۔

### ۲۔ اجماع سکوتی: اجماع سکوتی سے مراد یہ ہے کہ ایک مسئلے پر کچھ لوگ اپنی

رائے کا اظہار کر لیں اور باقی لوگ خاموشی اختیار کر لیں نہ اس مسئلے کا حل دے اور نہ مسئلے کے بارے میں کچھ لویں۔

### ۳۔ اجماع علماء: اس سے مراد ہے کہ اگر تمام علماء ایک بات پر متفق ہو جائے

مثلاً حضورؐ کے بارے میں آفری ہوئی ہے اس کے علاوہ اور کوئی نبی نہیں اور اگر کوئی مانے تو وہ کافر ہے۔

### ۴۔ اجماع اصولی: اس سے مراد ہے کہ کسی خاص زمانے میں مجتہدین کسی

فقہی مسئلے میں مختلف رائے رکھتے ہوں۔ اس صورت میں اس زمانے

کے بعد آنے والے کسی مجتہد کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ ان سب کی رائے

سے مختلف رائے قائم کرے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ بیان مسئلے میں کوئی

اختلاف ہو پھر بھی اصولی کے مطابق سب اجماع کریں۔

## مجتہد کے لیے شرائط:

۱- قرآن و سنت کا عالم: مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید اور احادیث رسولؐ کا عالم ہو۔

۲- مسلمان ہونا چاہیے: مجتہد لازمی طور پر مسلمان ہونا چاہیے کیونکہ اجتماع میں غیر مسلمان کو شامل نہیں کیا جاسکتا۔

۳- کردار اچھا ہو: لازمی طور پر مجتہد کا کردار اچھا ہونا چاہیے۔

۴- دماغی توازن ٹھیک ہو: لازمی طور پر مجتہد کا دماغی توازن ٹھیک ہو اور وہ اپنے حوش و آواز میں ہو۔ اور وہ لازمً بالغ ہونا چاہیے۔

۵- اجتماع، اجتہاد و قیاس کا عالم: مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ قرآن و سنت کے بعد مجتہد کو اجتہاد و قیاس کا بھی بھرپور علم ہو۔

۶- عربی زبان کا عالم: قرآن مجید اور حدیث کی زبان عربی ہے تو مجتہد کو عربی زبان کی زبان، شاعری وغیرہ کا علم ہو۔

بقول امام غزالی: مجتہد کو اتنا علم ضرور ہونا چاہیے جس سے عربوں کے خطابات اور عربی زبان میں ان کے طریقوں کو سمجھا جاسکے۔

## آج کے دور میں اجتماع کون کر سکتا ہے:

جب ایک مسئلہ پر تمام علماء و اسکالرز کا اتفاق ہو جائے گا تو وہ ایسے

اجماع کے درجے میں نینوگا جسٹس کسی تعلق اور زمانے کے علماء کرتے آئے ہیں  
 ایران میں پارلمنٹ سے بالاتر علماء کی ایک کونسل قائم ہے جو اس بات کا  
 جائزہ لیتی ہے کہ کہیں پارلمنٹ نے کوئی غیر شرعی قانون تو منظور نہیں کر لیا۔  
 پاکستان میں یہ کام سینٹ کا ادارہ کر سکتا ہے لیکن ان میں ایسے لوگوں کا  
 ہونا ضروری ہے جو دین کو جانتے ہوں۔  
**بقول ڈاکٹر حمید اللہ عالمی سطح پر ایک ادارہ بنائے جو اجماع کرے۔**

## سوال نمبر ۱: عورتوں کے حقوق

**حقوق نسواں:** معاشرہ اور مذہب عورت کو شرعی حق دیتا ہے اور اسے  
 حقوق نسواں کہتے ہیں۔ اسلام نے آتے سے ہی عورتیں غلامی سے آزاد بنوائی اور  
 ان کو عزت کا مقام دیا گیا۔ اسلام نے سماجی، معاشی اور معاشرتی حقوق عطا کئے  
 ہیں۔ **بقول میدنا عمر فاروقؓ:** ”ہم زمانہ چالاکت میں عورتوں کو کچھ نہ سمجھتے تھے۔“

**قدیم زمانے میں ہندوستان میں عورتوں کا مقام:** وراثت میں صرف مردوں  
 کا ہی حصہ تھا اور ہندوستان میں قانون کے مطابق عورتیں بیٹالی کی زندگی گزار  
 رہے تھیں۔

## مغرب میں عورتوں کے حقوق

حقوق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کی۔ مغرب کے لوگوں نے (اور کافی سالوں  
 بعد ان کو عورتوں کے حقوق ملے لیکن اسلام نے آتے ساتھ ہی عورت کو  
 حقوق دیئے۔ 1848ء میں مغرب کے لوگوں نے پہلی بار عورتوں کے حقوق کے لیے  
 آواز اٹھائی۔ 1869ء میں **Anthony & Elizabeth** نے **National women's suffrage movement**  
 شروع کیا، اخبار پرنٹ کریں اور برابری کے حقوق کے لیے احتجاج شروع کیا۔

## اسلام میں عورت کے حقوق کا مقام:

اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے عورتوں کو حقوق دیئے اور قرآن نے اُن کو عزت دی۔

۱- انسانی مساوات کا درس: اسلام میں سب مسلمان برابر ہیں اور اسلام سب کو مساوات کا درس دیتا ہے۔ صامد و عورت، ذوالوں، برابر ہے اور کسی کو کسی کے اوپر غصیا نہیں۔ امیر و غریب، کالا یا گورا وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ”اس نے تمام لوگوں کو ایک روح سے پیدا کیا ہے“ (سورہ انعام)

۲- حقوق زندگی: اللہ ہر کسی کو زندہ رہنے کا حق دیتا ہے۔ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور جس نے ایک انسان کو چھاپا یا گویا اُس نے پوری انسانیت کو چھاپا“ (المائدہ: 32)

۳- مذہبی آزادی: اسلام ایک واحد دین ہے جس میں کوئی بھی دوسرے مذہب والے کو زبردستی اسلام قبول نہیں کروا سکتا۔ ”اللہ کے دین میں کوئی زبردستی نہیں“ (البقرہ: 256)

۴- عظمت انسانیت: اللہ نے حقوق کے ساتھ ساتھ انسان کو عزت بھی عطا کی۔ ”اللہ نے ہمیں (اولادِ آدم) کو عزت عطا کی ہے“ (بنی اسرائیل)

۵- عزت کا تحفظ: کوئی بھی انسان دوسرے انسان کو نہ بھی ٹھہرتا دے سکتا ہے اور نہ بھی کسی کو عزت سے سزا دے سکتا ہے۔ ”عزت اور ذلت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے“ (آل عمران: 26)

حضرت نے فرمایا: ”تم زمین والوں پر پردہ رکھو آسمان والا تم پر پردہ رکھے گا۔“

۶. **تعلیم کا حق:** اسلام نے تعلیم کا حق ہر عورت و مرد دونوں کو برابر کا دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۷. **انصاف کا حق:** اسلام ہمیشہ مسلمان کو انصاف کی بات کرنے کا حق دیتا ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ ہمیشہ فضیلت انصاف سے کرنا چاہیے۔

جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ (انساء: 58)

۸. **جائیداد کا حق:** اسلام نے ۱۲۵۵ سال پہلے تمام مسلمانوں کو چاہے مرد ہو یا

عورت ہر دونوں کو اُن کے کا نام سے جائیداد رکھنے کا حق دیا۔

”مردوں کے لیے اُس میں سے حصہ ہے جو اُنہوں نے کمایا اور عورتوں کے اس میں سے حصہ ہے جو اُنہوں نے کمایا۔“ (انساء: 32)

## حقوق کی اقسام:

حقوق کی تین اقسام ہیں۔

### ۱. سماجی حقوق:

عورت ہمیشہ ماں، بطور بہن، بطور بیٹی، بطور بیوی ہے سب سماجی حقوق ہیں۔

۱. **بطور ماں:** حضرت نے فرمایا: ”جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔“ اور

”پیر انسان، روز حشر ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔“ اسی طرح محمد علی جناح نے بھی کہا تھا ”دنیا کی سب سے عظیم ہستی صرف ماں ہے۔“

ii بطور بیٹی: ایک دفعہ آپ کو دودھ شریک میں کی بیٹی آپ سے ملنے آئی تو آپ نے اُن کا اتنا احترام کیا کہ اُن کے لیے اپنی چادر بٹھا کر دی اور جب وہ والہس جانے لگی تو اُن کو تحفہ دینے سے منع کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے زندگی میں بیٹی کی قدر اور خیال رکھنا ضروری ہے۔

iii بطور بیٹی: آپ نے بیٹی کو رحمت قرار دیا اور آپ حضرت نفاطمہ کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے جب بھی وہ تشریف لاتی۔ زمانہ چھالت میں بیٹی کے پرانا پونہ لہڑا اُسے دفن کرنے دیا جاتا تھا۔  
”بیٹوں کو زندہ دفن کرنا نیک عمل سمجھا جاتا تھا مگر اسلام نے آکر اس کو روکا اور حقوق دئے۔“ (R.A Nicolson)

iv بطور بیوی: آپ اپنی بیویوں سے سب سے زیادہ جنس سلوک سے پیش آتے تھے اور اللہ نے میان بیوی کو ایک دوست کا لباس بنایا ہے۔  
”م میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ جس سلوک کرتا ہو۔“

## 2 معاشرتی حقوق:

۱۔ شادی کا حق: اسلام نے ہر عورت کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق دیا ہے اور کسی بھی عورت کے ساتھ زبردستی نہیں کی جاسکتی۔

۲۔ خلع کا حق: عورت کو خلع کا حق اسلام نے ۱۲۵۰ سال پہلے دیا ہے تاکہ وہ کسی قسم کی زیادتی نہ گزار سکے۔

۳۔ مہر کا حق: اللہ نے عورتوں کو مہر کا حق دیا ہے اور اُن کی اپنی مرضی

یہ کہ وہ کتنا حق پر منگتی ہیں۔ "اور عورتوں کو ان کے مبرخوشی سے دو"

۲۔ **سولی نوکری کا حق**: اسلام میں عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی روزی روٹی خود کما سیکے لیکن پردہ کے ساتھ ہی جائز ہے۔

3 **سیاسی حقوق**: افریکہ میں 1920ء، UK میں 1928ء، فرانس میں 1944ء

میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق ملا جبکہ اسلام نے 1۲۵۵ سال پہلے ہی یہ حق ان کو دیا ہے۔ حقارت و اُلٹنہ نے بھی سیاست میں حصہ لیا تھا۔